قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

"الموتُ جَسرٌ یُوصِلُ الحبیبَ الی الحبیب"

قطب العارفین، قدوۃ السالکین، راحت العاشقین
حضرت صوفی محمد اقبال صاحب مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ کے

وصال کا منظر

حضرت کے آخری ایّام کے حالات، مبشّرات، اہم وصیّتیں اور
خلفاء مجازین کی فہرست

مرتبہ: مولانا محمد سہیل، مدینہ منورہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قطب العارفین، قدوۃالسالکین، راحت العاشقین
حضرت صوفی محمد اقبال صاحب مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ کے

وصال کا منظر

مرتب: مولانا محمد سہیل مدنی

معاونت خصوصی برائے ترتیب و کمپوزنگ
حضرت جناب **آفتاب احمد** (مدینہ منورہ)

ترتیب و کمپوٹر کمپوزنگ: محمد نور باری

مکتبہ اقبالیہ

نور حراء پبلیشرز

ای میل: noorbari786@gmail.com

فون: 0092-312-2502281

٦ ربیع الاول ١٤٤٤

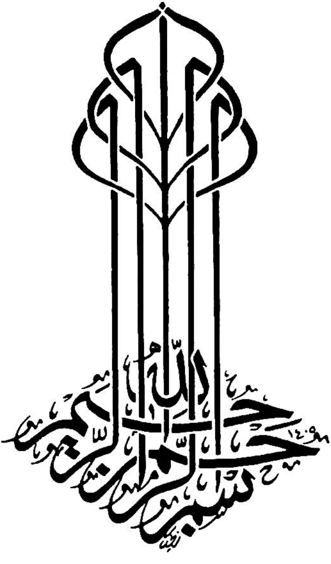
بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ والحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ

آج سے تین روز قبل سیدنا ومرشدنا حضرت صوفی محمد اقبال صاحب مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ شب دوشنبہ بعد نماز مغرب بتاریخ ۱۵ ربیع الثانی سنہ ۱۴۲۱ھ (بمطابق ۱۶ جولائی سنہ ۲۰۰۰) اس دار فانی سے رحلت فرما کر واصل بحق ہوگئے انّا للہ **وانّا الیہ راجعون اللھمّ لا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ.**

حضرت والا کے در کا ادنیٰ خاک روب راقم الحروف تمام متوسلین ومحبّین کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ بندہ کو بعض بزرگوں نے حکم فرمایا کہ حضرت کے آخری ایام کے کچھ حالات تحریر کردو، تاکہ دور رہنے والے متعلقین اپنے مرشد مشفق کے آخری حالات سے باخبر ہوں اور ان کو قلبی تسکین ہو۔ نیز حضرت والا کا سایہ عاطفت اٹھنے کے بعد حضرت کی آخری نصیحتیں اور وصیتیں ان کے علم میں آ سکیں، جن پر عمل حضرت کی خوشی اور راحت کا سبب بنے۔ چنانچہ امتثالاً للأمر مختصراً عرض کرتا ہوں:

تقریباً چھ ماہ قبل بندہ پاکستان کے سفر سے شوال میں واپس ہوا، حضرت والا جس بیماری میں ۴ سال سے علیل تھے اس کی بنا پر اب ضعف بڑھتا جارہا تھا، مگر اکثر اوقات چہرہ پر بشاشت کے آثار محسوس ہوتے تھے۔ چند روز بعد ہی حضرت نے اپنی آخری تالیف حضرت مولانا ابوالحسن علی میاںؒ کے متعلق لکھوائی اور "یہ ملاحت کدھر سے آئی" اس کا نام رکھا۔

اس دوران حرم شریف بھی حاضری ہوتی رہتی تھی۔

مجالس درود شریف کی طرف توجہ:

حضرت والا نے انہی ایام میں مجالس درود شریف (جو یہاں مدینہ پاک میں ہوتی ہیں) کے بارے میں خصوصی طور پر استفسار فرمایا، شرکاء مجلس کی تعداد بھی پوچھی، اور ایک نئ تبدیلی یہ فرمائی کہ مجالس درود شریف کے اخیر میں بھی کچھ دیر سلسلے کا ذکر بالجہر (بغیر آواز ملائے) تھوڑی دیر ہو جائے تاکہ مجلس میں تمام معمولات کچھ نہ کچھ مقدار میں ضرور ہو جائیں۔ باقی پورا ذکر الگ وقت میں باقاعدہ ہو (جیسا کہ یہاں بعد فجر مجلس ذکر میں ہوتا ہے)۔

چنانچہ اس ہدایت پر فوراً عمل شروع ہو گیا اور اب باقاعدہ روزانہ مجلس درود شریف کے آخر میں تقریباً دس سے پندرہ منٹ تک ذکر بالجہر بھی ہوتا ہے۔

البتہ چونکہ ذکر بالجہر کے بہت سے شرائط ہیں اس لئے احباب سے گذارش ہے کہ یہ تبدیلی انہی مجالس میں کی جائے جہاں پر ان شرائط کی نگرانی ہو سکے کہ اس بارے میں حضرت والا کی ہدایات تحریراً و تقریراً موجود ہیں۔

حضرت ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب نور اللہ مرقدہ کی آمد:

جب سے حضرت ڈاکٹر صاحب نے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی (سوائے ایام علالت یا سفر کے) ہر "اتوار" کو باقاعدہ حضرت کے پاس تشریف لاتے تھے۔ اگر مکہ مکرمہ یا پاکستان سفر کا ارادہ ہوتا تو ۱۵/۲۰ دن قبل ہی حضرت والا کو اپنا پروگرام بتادیتے، کئی باتوں میں مشورہ کرتے، بیماری کے فضائل بھی بیان فرماتے اور حضرت والا سے کہتے کہ آپ کے نمبر بڑھ رہے ہیں۔ نیز یہ بھی فرماتے کہ آپ کی ملاقات کے لئے "اتوار" کا انتظار رہتا ہے۔

حضرت صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت ڈاکٹر صاحب سے قدیم زمانہ سے غائبانہ تعارف اور بہت محبت تھی، ملاقات پر اس میں بہت اضافہ ہوا۔ کئی بار حضرت ان کے لئے پکوڑے، کباب وغیرہ بنواتے، کبھی باقاعدہ دعوت کا اہتمام ہوتا۔ ذرا بھی حضرت کی صحت اجازت دیتی تو ان کے استقبال کے لئے باہر تشریف لاتے، ضعف کی وجہ سے ہم خدام عرض بھی کرتے کہ ہم باہر کھڑے ہو جاتے ہیں، آپ تشریف رکھیں مگر حضرت ان کا استقبال بہت محبت سے کرتے۔

اس مرتبہ ان کی آمد[1] کے موقع پر حضرت ڈاکٹر اسماعیل صاحب مدنی (خلیفہ مجاز حضرت شیخ الحدیث نوراللہ مرقدہ) بھی موجود تھے۔ حضرت ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب چونکہ رمضان المبارک سے علیل تھے اس لئے کئی روز بعد شدت علالت کی وجہ سے ضعف بھی تھا، مگر اسی ضعف کی حالت میں (بتاریخ ذوالقعدہ بروز اتوار) تشریف لائے۔ تھوڑی دیر کے بعد واپس تشریف لے گئے۔ حضرت والا نے ان کو ایک تحریر بندہ سے لکھوا کر بھجوائی جس کی نقل بعینہ درج ذیل ہے:

مکرم و معظم حضرت صاحب: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اتوار کے روز حضور والا تشریف لائے، اس کی خوشی ہونا تو ظاہر ہے، لیکن ساتھ ہی ایک خیال آتا ہے، اگرچہ آپ کو معلوم ہے لیکن سوچا کہ میں بھی درخواست پیش کروں، دینیات میں پرانے بزرگوں کی بات زیادہ اچھی ہوتی ہے لیکن دنیاوی امور میں خصوصاً طب میں نئے پڑھے ہوئے نوجوان کی رائے زیادہ صحیح ہوتی ہے۔ طبّی معاملہ میں صاحبزادہ صاحب کی رائے اختیار فرمایا کریں۔ گستاخی معاف۔ آپ کی

---

[1] انہی ایام میں حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام صاحب، حضرت مولانا اشتیاق صاحب حضرت مولانا طلحہ صاحب، حضرت مولانا زبیر الحسن صاحب، حضرت مولانا شاہد صاحب، حضرت حاجی فضل عظیم صاحب وغیرہ حضرات بھی تشریف لائے۔

موجودہ حالت میں وہ اس طرح مشقت کرنے کی کبھی رائے نہ دیتے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے، صاحبزادہ صاحب کو اپنی رضاو محبت سے دارین میں بہت زیادہ نوازے۔ یہ غلام بھی صرف دعاؤں کا محتاج ہے۔ ملاقاتیں مکمل صحت پر ان شاءاللہ ہوں گی فقط۔

والسلام محمد اقبال ۸ ذوالقعدہ سنہ ۱۴۲۰ھ

چنانچہ اسی دن شام کو حضرت ڈاکٹر صاحب نے اپنے صاحبزادہ ڈاکٹر صاحب سے جواب بھجوایا کہ ان شاءاللہ آپ کی بات پر عمل ہوگا۔ اس کے چار روز بعد بروز ہفتہ حضرت ڈاکٹر صاحب کی وفات کی خبر آگئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

وسط ذوالقعدہ کے بعد مرض کا اشتداد :

وسط ذوالقعدہ کے بعد بخار کا سلسلہ شروع ہوگیا تو یہاں کے بڑے ہسپتال (مستشفی ملک فہد) میں داخل ہوئے اور تقریباً ۱۳ دن ہسپتال میں رہنے کے بعد گھر واپس آگئے بخار کا سلسلہ تو کم ہوگیا مگر مرض کی دیگر خطرناک علامات شروع ہوگئیں اور اب ڈاکٹر حضرات نے لاعلاج قرار دے دیا۔

ان ایّام میں، حضرت اکثر اوقات مراقب رہتے، حج کے بعد آنے والے مہمانوں سے شدت ضعف کی بنا پر کچھ کلام نہ فرماتے۔ یہ مہمان حضرات حضرت والا کے دیدار اور خاموش پُر انوار مجلس ہی سے محظوظ اور مستفید ہوتے۔ پھر مہمانوں کے جانے کے چند روز بعد وسط محرم میں دوبارہ طبیعت زیادہ ناساز ہوئی، اور ۱۵/۲۰ ایام ہسپتال میں داخل رہ کر گھر تشریف لے آئے۔

ہسپتال میں ڈاکٹروں کی مایوسی :

اس مرتبہ ڈاکٹر حضرات زیادہ مایوس ہو چکے تھے اور گھر لے جانے کی اجازت نہ دیتے تھے۔ مگر انہی دنوں حضرت کے محبوب مجاز حضرت جنرل عباسی صاحب زید مجدہم قید سے رہا ہو کر پہنچ گئے۔ جن سے ملاقات حضرت کی دیرینہ خواہش کی تکمیل تھی۔ تو حضرت نے ڈاکٹر صاحبان سے باصرار چھٹی لے لی۔ اور گھر تشریف لے آئے اور کرامۃً حضرت کی صحت کچھ عرصہ کے لئے بہتر ہو گئی تقریباً ایک ماہ بعد پھر مرض نے زور پکڑا اور صفر المظفر کے اخیر میں ضعف بہت بڑھ گیا۔ مگر اس شدت علالت میں بھی جب کہ دس دس منٹ کے بعد اٹھنا ہوتا تھا تو ایک ہی سوال ہوتا کہ نماز میں کتنی دیر باقی ہے؟ ظاہر ہے کہ ۶۰ سال سے جس شخص کی نماز قضا نہ ہوئی ہو اور الصلاۃ معراج المؤمن جس کی کیفیت ہو، اس حالت میں بھی ہر وقت نماز کا فکر اسی کا نصیب ہے۔

حضرت والا کا ایک خواب :

جن حضرات کو حضرت والا سے ادنی تعلق بھی ہے وہ جانتے ہوں گے کہ حضرت ہمہ وقت موت کی یاد اور فکر آخرت میں رہتے تھے۔ جو لوگ ۴۰ سال سے حضرت کو جانتے ہیں وہ بتاتے ہیں کہ ہم نے ہمیشہ حضرت کو موت کا غیر معمولی انتظار کرنے اور اس کو یاد رکھنے والا پایا، جیسا کہ حدیث پاک میں ہے "مَن احبَّ لِقَاءَ اللهِ اَحَبَّ اللهُ لِقَاءَ هُ" (جو اللہ تعالیٰ سے ملنے کو محبوب رکھتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنے کو محبوب رکھتے ہیں) نیز اَلمَوتُ جَسرٌ یُوصِلُ الحَبِیبَ الَی الحَبِیب (موت ایک پُل ہے جو ایک دوست کو دوسرے دوست سے ملا دیتا ہے) کے مطابق حضرت کی زندگی میں وصالِ محبوب کی آرزو بہت نمایاں تھی۔

بیشتر تصانیف شروع فرمانے کے بعد ان کے بارے میں تحریر فرما دیتے کہ ''اگر میں مر جاؤں تو اتنا ہی چھپوا دیں جتنا تحریر ہو گیا'' بعض کتب کے بارے میں راقم الحروف کو فرمایا کہ ''اگر میں مر جاؤں تو فلاں فلاں مضمون اضافہ کر کے چھپوا دینا'' مگر الحمدللہ بعد میں وہ سب حضرت نے مکمل فرمائیں۔

بہت سے مکاتیب بطور وصیت لکھوائے، ان شاء اللہ تفصیلی حالات میں وہ سب بعینہ درج کئے جائیں گے۔ وصال سے تقریباً ڈیڑھ ماہ قبل حضرت کو ایک خواب میں یہ مژدہ سنایا گیا جو ان کے دل کی تمنا تھی۔ دیکھا کہ

سید محمود صاحب مدنی (برادر حضرت شیخ الاسلام مدنیؒ) تشریف فرما ہیں اور فرماتے ہیں

''صوفی جی، اب تیاری کرو''

ظاہر ہے کہ اس میں عاقبت محمودہ عاجلہ کا واضح اشارہ تھا۔ اس خواب کے چند روز بعد استغراق کی کیفیت شروع ہو گئی کہ جس میں توجہ الی اللہ کا غلبہ بہت زیادہ ہو جاتا ہے اور دنیاوی چیزوں سے تعلق تقریباً ختم ہو جاتا ہے۔

حضرت ڈاکٹر سیّد اشرف الدین صاحب کا مکاشفہ:

حضرت ڈاکٹر صاحب نے تقریباً ۲۰ روز قبل روضہ اقدس پر محسوس کیا کہ اب حضرت والا کا آخری وقت ہے اور ملأ اعلیٰ میں حضرت کے استقبال کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ نیز دیگر مکاشفات میں جنۃ النعیم کی بشارت اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے جنت کا جوڑا عطا فرمانے کی بشارت بھی سنائی۔

آخری ساعتیں :

بروز ہفتہ بعد عصر سے کھانا پینا بند ہو چکا تھا، ایک ایک قطرہ زمزم شریف کا حلق سے اترتا تھا۔ اس وقت سے مسلسل (تا وفات) اسم ذات اللہ اللہ کا وِردِ آخری ساعات میں ذرا زور سے جاری رہا۔ ظاہر ہے کہ جس شخص نے ساری زندگی اسی نام پاک کے لئے کھپا دی ہو اور اپنے انوارات قلبیہ سے سینکڑوں افراد کو واصل باللہ بنایا ہو، ساری دنیا میں ذکر اللہ وذکر رسول اللہ ﷺ کی دھوم مچائی ہو، اس کی زبان مبارک سے ان حالات میں یہی نام مبارک جاری ہونا تھا۔

"وصال کے وقت قریبی حضرات کی موجودگی اور حضرت کی خواہش":

چند سال قبل ایام حج میں پاکستان سے مختلف خانقاہوں سے حضرت کے قریبی احباب مجازین آئے ہوئے تھے، حضرت نے فرمایا کہ میرے انتقال کے وقت بھی یہ سب جمع ہوں تو بہت اچھا ہو۔ چنانچہ اللہ کریم نے حضرت کی اس خواہش کو بھی پورا فرمایا۔ حضرت مولانا حکیم مسعود الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم تقریباً تین ماہ قبل سے دن رات حضرت کی خدمت میں تھے۔ حضرت مولانا عزیز الرحمان صاحب دامت برکاتہم تقریباً سترہ روز قبل تشریف لے آئے تھے۔ حضرت مولانا عبد الغفار صاحب حضرت مولانا عطاء اللہ صاحب حضرت مولانا قاری اہل اللہ صاحب، حضرت پروفیسر سید اشرف صاحب تقریباً تین روز قبل تشریف لے آئے تھے۔ حضرت ڈاکٹر سید اشرف الدین صاحب حضرت کی علالت کی خبر سن کر اتوار کی شب پہنچ گئے تھے۔ نیز

وصال سے ایک گھنٹہ قبل مدینہ پاک میں مقیم قریبی احباب و متوسلین اور قریبی رشتہ دار پہنچ گئے تھے۔ تھوڑی دیر قبل سب حضرات نے "لیس شریف" پڑھی اور بعد نماز مغرب تقریباً آدھ گھنٹہ بعد حضرت والا نے داعی اجل کو لبیک کہا اور وصال فرما گئے۔ رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ۔ طیّب اللہ ثراہ و جعل الجنّۃ مثواہ.

وصال کی خبر سب جگہ بہت تیزی سے پھیل گئی۔ ریاض، جدہ اور مکہ مکرمہ سے سینکڑوں حضرت والا کے متعلقین نیز حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہ کے متعلقین و مجازین جنازہ میں شرکت کے لئے تشریف لے آئے اور بروز پیر بعد نماز ظہر مسجد نبوی علی صاحبہا الف الف تحیۃ و تسلیمات میں ایک جم غفیر نے نماز جنازہ ادا کی اور بقیع الغرقد میں حضرت عثمان ذوالنورین اور حضور پاک ﷺ کی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہم کے مزارات کے قریب اور حضرت ابو سعید خدریؓ و حضرت سعد معاذؓ و حضرت فاطمہ ام علی کرم اللہ وجہہم کے اقدام عالیہ میں تدفین ہوئی نور اللہ مرقدہ و اعلی اللہ مراتبہ۔

بقیع شریف کی تمنا کا ایک واقعہ

تقریباً ۳۵ سال قبل حضرت والا کی ہجرت مدینہ منورہ کے بعد ابتدائی ایام میں ایک مرتبہ حضرت بقیع شریف رات کے وقت تشریف لے گئے۔ بڑی حسرت سے اہل بقیع کو دیکھ رہے تھے۔ خیال آیا کہ میری کہاں قسمت کہ ایسی مبارک جگہ میں میری تدفین ہو۔ غیبی الہام ہوا "یہ تو ہماری مرضی ہے" اس الہام کی عجیب لذت دل میں محسوس ہوئی اور اسی کیفیت میں اسی فقرہ کو دہراتے ہوئے گھر واپس ہوئے یہ تو ہماری مرضی ہے، یہ تو ہماری مرضی ہے۔ اس مرضی خداوندی کا اب ظہور ہوا اور حضرت کی تمنا پوری ہوئی۔

ایک عجیب نکتہ اور اہل بقیع کی رشک آور فضیلت

اللہ کریم کا ارشاد ہے ﴿مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى﴾ یعنی اس زمین سے ہم نے تم کو بنایا اور اسی میں پھر پہنچا دیتے ہیں اور اسی سے تم کو دوسری بار نکالیں گے۔ اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ ہر انسان کی تخلیق میں حق تعالیٰ مٹی شامل فرماتے ہیں اس لئے ہر ایک انسان کی تخلیق کو براہ راست مٹی کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ امام قرطبیؒ نے اسی قول کو ترجیح دی ہے۔ چنانچہ ایک حدیث اس کی مؤید ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر پیدا ہونے والے انسان پر رحم مادر میں اس جگہ کی مٹی کا کچھ جز ڈالا جاتا جس جگہ اس کا دفن ہونا اللہ کے علم میں مقدر ہے۔ (رواہ ابو نعیم، معارف القرآن ج ٦)

سبحان اللہ! پھر کیا کہنا ان لوگوں کا کہ بقیع الغرقد کی مٹی انکے خمیر ہی میں شامل ہو چکی ہو۔

اماں جی مد ظلہا کا خواب :

حضرت والا کی اہلیہ (اماں جی) نے وصال سے چند ماہ قبل خواب دیکھا کہ کوئی شخص کہہ رہا ہے "عنقریب حضرت صوفی صاحب شہید ہو جائیں گے" اماں جی نے کہا نہیں: وہ تو جہاد کے لئے نہیں جا سکتے بیمار ہیں۔ تو اس نے کہا پیٹ کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہوتا ہے۔

چنانچہ حدیث پاک سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ حضور انور ﷺ نے

شہیدوں کی اقسام بیان فرماتے ہوئے فرمایا ہے وَالْمَبْطُونُ شَهِيْدٌ یعنی "پیٹ کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے" (یعنی اخروی احکام کے اعتبار سے) اور حضرت کی وفات بھی پیٹ کی بیماری میں ہوئی۔

وصال کے بعد چند مبشرات :

حضرت والا کے سلسلے میں کئی حضرات کو منامی یا کشفی مبشرات ہوئیں، جنکا تفصیلی بیان توانشاءاللہ مفصل حالات میں ہوگا، اختصاراً کچھ ذکر کی جاتی ہیں:

(۱) حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب دامت برکاتہم نے وصال کے دو تین روز بعد روضہ اقدس پر صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کے بعد حضرت صوفی صاحب کے جملہ متعلقین کی طرف سے بھی صلوٰۃ وسلام عرض کیا اور دعا کی درخواست کی تو محسوس ہوا حضور ﷺ نے فرمایا: صوفی صاحب ہمارے گلدستہ کے گلاب کے پھول تھے، اللہ تعالیٰ ان کے خلفاء اور متعلقین کو بھی قبول فرمائے، ان سے خوب اپنے دین کا کام لے، ان کو صوفی صاحب اور ان کے اکابر کی طرح جامع شریعت وطریقت بنائے اور طریقت کو پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔

(۲) جب جنازہ حرم نبوی کی جنازہ گاہ میں رکھا ہوا تھا حضرت ڈاکٹر اشرف الدین صاحب مدظلہ کو کشف ہوا کہ سرکار دوعالم ﷺ تشریف فرما ہیں، دائیں طرف صحابہ کرام کا ایک بڑا مجمع ہے، اور بائیں طرف مشائخ عظام کا ایک مجمع ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم ان (حضرت صوفی صاحب) کے استقبال کے لئے بیٹھے ہیں۔

حضرت کی وصیتیں

حضرت والا کی وصیتیں دو طرح کی ہیں، بعض ذاتی معاملات کے بارے میں تھیں اور بعض عمومی تھیں۔

(۱) ذاتی معاملہ میں جو اہم بات تھی وہ مندرجہ ذیل تحریر تھی جو حضرت کے کمرے میں جلی حروف میں لکھی ہوئی تھی۔

"یہ کمرا میرا مستشفیٰ بھی ہے، مجھے کسی حالت میں دوسرے مستشفیٰ نہ لے جائیں، اس کو میری وصیت سمجھیں، جب اللہ کریم وہ مبارک وقت لائے تو عارف باللہ، محدث کبیر سید اصغر حسین میاں صاحبؒ کے مندرجہ ذیل شرعی دستور العمل کو اختیار کیا جائے جزاك الله خيرًا"

اس عبارت کے تحت وہ شرعی دستور العمل (موت کے قریب مسنون ہدایات سے متعلق) حضرت میاں صاحبؒ کی کتاب "گلزار سنت" سے فوٹو کروا کر لگا دیا گیا تھا۔ چنانچہ اس وصیت پر عمل کیا گیا اور آخری ایام میں ہسپتال لے جانے کے بجائے ڈاکٹر حضرات گھر پر ہی معائنہ کرتے اور دوا دیتے رہے۔

(۲) عمومی وصایا میں مختلف تحریرات مختلف سالوں میں حضرت نے لکھی ہیں، موت کی یاد اور کثرت درود شریف کی تاکید تو عموماً تحریراً و تقریراً رہتی تھی۔ اس کے علاوہ ایک مکتوب سے اقتباس پیش کرتے ہیں۔ حضرت تحریر فرماتے ہیں۔

"اب میرا آخری وقت ہے اور شیخ کے اس عالم سے جانے کے بعد عام آدمی

کے اخذ فیض کی مناسبت ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن جو مجاز ہوتے ہیں اور کچھ عرصہ اس راستے کو طے کر چکے ہوتے ہیں اور ان کے اندر کچھ مناسبت اور نسبت آچکی ہوتی ہے ان کو عالم برزخ سے بھی فیض حاصل ہوتا رہتا ہے۔ جس کا طریقہ یہاں لکھنا مقصود ہے اور یہ تحریر جسے پہلے لکھ دیا ہے سب کے لئے نہیں بلکہ ان احباب کے لئے ہے جن کو میرے ساتھ عقیدت باقی ہو اور میرے بعد اسی طرح باقی رہے جواب ہے۔

طریقہ اخذ فیض :

بیماری میں تفصیل لکھنے کی ہمت نہیں ہے اور جو مخاطب ہیں ان کے لئے تفصیل اور دلائل کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ دین کے بہت سے شعبے ہیں، لیکن جس شعبے کی طرف حضرت شیخؒ (جو امام شریعت و طریقت تھے، سب دینی شعبوں کے سرپرست تھے، اس کے باوجود آخری وقت میں ان) کی ساری توجہ جس کام کی طرف تھی وہ یہی خانقاہی ذکر شغل کی لائن کو پھیلانا تھا ہم سب بھی حضرت ہی کے خدام ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور حضرت شیخ کی برکت سے اب میری توجہ بھی اس کام پر ہے جو حضرت شیخ کا ہی فیض ہے میرے بعد جو اسی واسطے سے فیض حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے اوّل چیز تو میرے فکر سے اتحاد ہے، یعنی خوب کوشش سے اس کام میں لگنا۔ دوؔم اپنی اصلاح کی نیت سے میرے رسائل کو اہتمام سے اپنے کو مخاطب سمجھتے ہوئے پڑھنا۔ سوؔم میرے لئے ایصال ثواب چاہے کتنا ہی کم ہو پابندی سے کرنا۔ اس لئے میرے سارے دوستوں کو خوب توجہ سے اس کام میں لگنا چاہئے۔ جس کی کچھ تو صورت بن چکی ہے اور تجربہ بھی ہو چکا ہے۔ اسی طرح مشورہ اور محاسبہ کر کے عمل کرتے رہنا چاہئے میری طرف سے دو باتوں کا لحاظ رکھا جائے۔ (۱) ام الامراض (تکبر) جس کے متعلق مستقل پرچہ بھی لکھا جا چکا ہے (۲) کام کے پھیلاؤ کی بجائے

گہراؤ پر زیادہ توجہ دی جائے پھیلاؤ کا مطلب مجالس قائم کرنا اور گہراؤ کا مطلب پورے دین کی تعلیم و تربیت اور حقیقت تصوف کو سمجھانا ہے اور اس پر عمل کرانا ہے جو اس کام میں جتنا لگے گا اس کو اتنا ہی زیادہ فیض حاصل ہو گا۔ اس میں غفلت کرنے سے اس واسطے سے سلسلہ کا فیض حاصل نہیں ہو گا اس کو برائے کرم کوئی اور واسطہ سوچ لینا چاہئے کیونکہ مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا ہے، کوئی شخصیت پرستی نہیں۔ میرے لئے مغفرت اور حسن خاتمہ کی دعاؤں کی درخواست ہے۔ اور جو احباب مجاز نہیں ہیں وہ ضرور کسی نہ کسی سے اپنی مناسبت دیکھ کر تعلق قائم کر لیں"۔

وصال کے بعد...... جانشین کون؟

ایک سوال کئی لوگوں کی زبانوں پر بھی ہے اور بعض دوستوں نے راقم الحروف سے بھی پوچھا کہ حضرت کے بعد جانشین کون ہے؟

اس سلسلے میں حضرت والا کا ذوق چونکہ ان احباب کے علم میں نہیں اور "گدی نشینی" کا سلسلہ ہمارے ممالک میں بہت رائج ہے اس لئے اس سوال کی نوبت آئی ہے۔

اس بارے میں حضرت والا کا ذوق جو تحریراً و تقریراً آپ نے بیان فرمایا وہ یہ ہے کہ "اصل جانشینی اللہ پاک کی طرف سے ہوتی ہے اور اس کا یقینی علم کسی کو نہیں ہو سکتا۔ جس سے اللہ پاک نے کام لینا ہوتا ہے لے لیتا ہے، کسی کو جانشین بنانے سے نہیں بنتا۔ اس لئے اس چکر میں نہیں پڑنا چاہئے، ہر آدمی اپنی مناسبت کا شیخ تلاش کر کے بیعت ہو جائے"۔ (جیسا کہ مذکورہ بالا حضرت کی وصیتوں میں بیان ہوا) اور بسا اوقات شیخ کے مختلف کمالات مختلف لوگوں میں منتقل ہو جاتے ہیں۔

"حضرت والا کے متوسّلین ومعتقدین کی اقسام"

حضرت مرشد پاک نور اللہ مرقدہ نے حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہ کے وصال فرمانے کے بعد ایک رسالہ "وصال کے بعد" تحریر فرمایا تھا جس میں حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ سے بیعت ہونے والوں کی اور معتقدین کی الگ الگ قسمیں بیان فرمائیں اور یہ کہ ان سب کو اب کیا کرنا چاہئے۔ اب یہی تقسیم چونکہ حضرت صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین ومعتقدین کی بھی ہے اس لئے افادہ ناظرین کے لئے وہاں سے چند اقتباسات اختصار کے ساتھ درج کرتے ہیں۔ تفصیل کے لئے رسالہ "وصال کے بعد" ملاحظہ کر لیا جائے۔

قسم اوّل۔ وہ حضرات جن کو حضرت سے صرف محبت وعقیدت ہے، حضرت سے یا کسی اور سے ابھی تک بیعت نہیں ہوئے اور اب حضرت کے سلسلے سے اور فیوض سے بہرہ ور ہونا چاہتے ہیں ان کی خدمت میں عرض ہے کہ بزرگوں سے محبت گو بڑی نعمت ہے لیکن اصل فائدہ عالم اسباب میں کچھ کرنے کے ساتھ مربوط ہے زندگی کی مہلت کو غنیمت جان کر تعلق باللہ کی دولت کو حاصل کرنے میں عملی قدم اٹھائیں اور اس نیت سے کسی کے ساتھ خصوصی تعلق جوڑ لیں۔ جس کی ظاہری صورت بیعت ہونا ہے۔ یہاں ایک ضروری امر یہ ہے کہ بڑوں کو دیکھ لینے والی نظر چھوٹوں کو وقیع نہیں سمجھتی، مگر یاد رکھیں کہ پھر ایسے بھی نصیب نہ ہونگے اور اصل ہادی مطلق جو ذات پاک ہے وہ حیّ وقیّوم ہے مگر عادت اللہ اسی طرح جاری ہے اور یہی حکم ہے کہ باضابطہ واسطے اور وسیلہ کی ضرورت ہے۔

اللہ والوں کی پہچان :

ہم یہاں سچے اللہ والوں کی وہ علامات لکھتے ہیں جن سے ایک عام آدمی جو پورا علم دین نہیں پڑھا ہو وہ بھی پہچان سکے۔

(۱) پہلی چیز تقویٰ ہے کہ وہ شخص کھانے پینے میں اور ہر بات میں متقی اور محتاط ہو اور اللہ تعالیٰ کی ناپسندیدہ باتوں سے بچتا ہو، مال وجاہ کا طالب نہ ہو۔ یہ علامت چندروز میل ملاقات سے ہر آدمی محسوس کر سکتا ہے۔(۲) ضروری علم دین رکھتا ہو۔ (۳) چندروز اس کی مجلس میں بیٹھنے سے اللہ پاک کا دھیان پیدا ہوتا ہو، دنیا سے بے رغبتی ہو، آخرت کی طرف رغبت ہو۔(۴) اپنے واقف لوگوں میں جو متقی سمجھدار مشہور صاحب علم حضرات ہوں ان کی رائے اس بزرگ کے بارے میں معلوم کرے۔(۵) مشہور بزرگوں میں کسی کی طویل عرصے محبت اٹھائی ہو اور خدمت کی ہو اور انہوں نے اس پر اعتماد کیا ہو یعنی اس کو اُن کی طرف سے اجازت بیعت ہو یا اجازت صحبت۔ (۶) اس سے بیعت ہونے والوں یا پاس بیٹھنے والوں میں اکثریت کی دینی حالت معلوم کرنی چاہئے کہ ان میں دین کی پختگی اور اتباع شریعت میں کیا حالت ہے؟ دن بدن ان کی حالت بہتر ہوتی ہے یا نہیں؟ باقی عوام میں جو علامت بزرگی کی مشہور ہے یعنی کشف وکرامات وتصرفات وغیرہ، محققین کے نزدیک اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے کیوں کہ یہ چیزیں غیر اولیاء بلکہ کافروں کو بھی بطور استدراج حاصل ہوتی ہیں۔

قسم دوم۔ حضرت والا سے بیعت ہونے والوں میں کثیر تعداد میں وہ لوگ ہیں جنہوں نے بیعت کے بعد حضرت کی ہدایت واجازت کے مطابق اپنی اصلاح وتربیت کا اور ذکر شغل سیکھنے کا تعلق حضرت کے کسی مجاز سے یا دیگر مشائخ میں سے کسی سے قائم کر لیا۔ ایسے لوگ اب انہیں حضرات کو اپنا شیخ سمجھیں۔ بلکہ ان سے باقاعدہ

بیعت بھی ہو جائیں تو اس آزادی کے دور میں ان کے لئے مفید ہے۔

قسم سوم۔ وہ حضرات جنہوں نے بیعت کے بعد براہ راست حضرت قدس سرہ سے مراسلت رکھی اور ذکر شغل کر رہے ہیں ان کا معاملہ آسان ہے ان کو حضرت کے کسی مجاز سے تعلق جوڑ لینا چاہئے اور انتخاب کے لئے اپنی مناسبت (یعنی عقیدت اور محبت) اور ان سے ربط رکھنے کی سہولت کو دیکھ لیا جائے۔ یہ بات پرانوں کے لئے کچھ مشکل نہیں بلکہ پہلے ہی سے ان کی دوستی کسی سے ہوتی ہی ہے وہ انتخاب کی سمجھ بوجھ رکھتے ہیں۔ مگر اس راستے میں تنہا چلنا خطرے سے خالی نہیں۔

قسم چہارم۔ وہ حضرات جن کو حضرت نے بیعت کی اجازت دی ہے ان کی خدمت میں کچھ عرض کرنے کا ہمارا منہ نہیں۔ بلکہ ہم ان کی ہدایات کے محتاج ہیں۔ البتہ بعض ان میں بالکل نئے ہیں، ان کو حضرت نے اپنی عادت شریفہ کے مطابق کسی پرانے مجاز سے پوچھتے رہنے کا حکم فرمایا ہوگا، اُن سے ربط رکھیں۔ نیز رسالہ "نسبت واجازت" کو مطالعہ میں رکھیں۔ غور کرنے سے اس میں سب ضروری باتیں مل جائیں گی۔ نیز رمضان شریف خانقاہی چلے کے مطابق گذارنے کا خصوصی اہتمام کریں اور ذکر کی لائن کو اپنا خصوصی مشغلہ بنائیں۔ مگر بیعت کے لئے دوسرے حضرات کی طرف متوجہ کریں اور جو خصوصی مناسبت وعقیدت کی وجہ سے بضد ہو اس کو بیعت کرلیں۔ اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کے ہادی ہونے کے تصور سے اسی پر توکل کرکے اسی سے مدد مانگ کر توجہ سے کام کریں۔ یہی طرز ہمارے اکابر کا رہا ہے اور اسی طرز سے اس راستے کا اخلاص اور قبولیت حاصل ہوتی ہے۔ اسی سے اتفاق قائم رہتا ہے۔

(ماخوذ از رسالہ "وصال کے بعد" ملخصاً)

خلفاء کی تقسیم :

یہاں ہم اسی مناسبت سے حضرت والا کے خلفاء کے اسماء گرامی (بمع رہائشی پتہ) درج کرتے ہیں۔ تاکہ جو حضرات ان سے استفادہ کرنا چاہیں ان کے لئے آسانی ہو۔ اس فہرست کا اکثر حصہ حضرت مولانا عبد الغفار صاحب زیدہ مجدہ نے تیار کیا ہے۔ راقم الحروف نے تقریباً دو سال قبل یہ فہرست حضرت نور اللہ مرقدہ کو دکھادی تھی۔ حضرت نے فرمایا کہ اس کی الگ الگ تقسیم ہے۔ لہٰذا بندہ نے الگ الگ تقسیم کر دی ہے اور جو نام بعد میں اضافہ ہوئے وہ بھی شامل کر دیئے۔

قسم اوّل : اکثر وہ خلفاء ہیں جنہوں نے حضرت والا سے بیعت کی، استفادہ کیا اور پھر بعد میں حضرت کے مجاز ہوئے۔

قسم دوم۔ بعض وہ خلفاء ہیں جنہوں نے حضرت والا سے بیعت نہیں کی بلکہ دوسرے مشائخ سے بیعت ہوئے لیکن حضرت سے بھی کچھ استفادہ کرتے رہے اور ان کو حضرت نے اجازت بیعت دی۔

قسم سوم۔ بعض وہ خلفاء ہیں جو پہلے سے دوسرے مشائخ سے مجاز تھے لیکن حضرت سے بھی انہوں نے استفادہ کیا یا اجازت طلب کی، ان کو تبرکاً حضرت نے اجازت دی ہے۔

قسم چہارم۔ وہ خلفاء ہیں جن کو حضرت نے اجازت مقیدہ دی ہے۔ یعنی اُن کو ان کے مصلحین کے سپرد کیا ہے کہ جب یہ (عالم وغیرہ) بن جائیں اور اس وقت اجازت کی شرائط پائی جائیں تو میری طرف سے ان کو اجازت بیعت دیدیں۔

قسم پنجم۔ بعض خلفاء مجاز صحبت ہیں یعنی ان کو حضرت والا کی طرف سے بیعت کی تو اجازت نہیں، لیکن ذکر شغل کرا سکتے ہیں اور مجلس ذکر بھی کرا سکتے ہیں۔

فہرست خلفاء و مجازین حضرت صوفی محمد اقبال صاحب مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ وبرد مضجعہ

وہ خلفاء جو حضرت والا سے بیعت ہوئے، استفادہ کیا، اور پھر حضرت کے مجاز ہوئے:

۱۔ حضرت مولانا عبد الغنی صاحب زید مجدہم — گلشن راوی لاہور

۲۔ حضرت ڈاکٹر میاں بشیر احمد ریاض شہیدؒ — مدرسہ وخانقاہ امداد العلوم، رحمان پورہ، لاہور

۳۔ حضرت مولانا محمد عابد صاحب ڈیروی زید مجدہم — مدرس جامعہ خیر المدارس بیرون دہلی گیٹ اورنگ زیب روڈ ملتان

۴۔ حضرت سید منیر حسین شاہ صاحب زید مجدہم — خانقاہ نوریہ، آفیسر کالونی، ہری پور

۵۔ حضرت مولانا حکیم مسعود الرحمٰن صاحب زید مجدہم — خانقاہ اقبالیہ، کوچہ سید احمد شہیدؒ کوہستان کالونی ٹیکسلا

۶۔ حضرت ڈاکٹر سید اشرف الدین صاحب زید مجدہم — ص ب۔ ۷ ۲۲۹۳ جدہ سعودی عرب

۷۔ حضرت پروفیسر سیّد جلیل احمد صاحبؒ — (خانقاہ) زاویہ اقبال جوہر آباد فیڈرل بی ایریا کراچی

۸۔ حضرت مولانا احسان عظیم صاحب زید مجدہم — خانقاہ اقبالیہ کوچہ سید احمد شہید کوہستان کالونی ٹیکسلا

۹۔ حضرت ملاسید برہان الدین شاہ صاحب زید مجدہم — استاذ الحدیث، مدرسہ مدینۃ العلم، بکر منڈی فیصل آباد

۱۰۔ حضرت مولانا قاری لطیف الرحمٰن صاحب زید مجدہم — مسجد صدیق اکبر، الہ آباد، ویسٹریج نمبر ۳ راولپنڈی

۱۱۔ حضرت مولانا مفتی عبدالستار صاحب زید مجدہم	صدر مفتی جامعہ خیر المدارس اورنگ زیب روڈ ملتان
۱۲۔ حضرت مولانا منظور احمد صاحب صاحب زید مجدہم	استاذ الحدیث جامعہ خیر المدارس ملتان
۱۳۔ حضرت مولانا محمد عبد الغفار صاحب زید مجدہم	جامع مسجد زکریا، خانقاہ چشتیہ اقبالیہ، محلّہ چشت نگر کبیر والا
۱۴۔ حضرت پروفیسر غلام محمد صاحب زید مجدہم	۲۱۵۔A اتحاد کالونی، عقب پیر خورشید کالونی ملتان
۱۵۔ حضرت ڈاکٹر فضل اللہ صاحب زید مجدہم	ص ب ۵۹۹۱ جدہ سعودی عرب
۱۶۔ حضرت مولانا عطاء اللہ صاحب زید مجدہم	مدرسہ سلیمانیہ، بستی حافظ آباد ڈاکخانہ گرین کوٹ تحصیل و ضلع قصور
۱۷۔ حضرت مولانا محمد شفیع صاحبؒ (ہوشیار پوری)	مدرس دارالعلوم کورنگی کراچی نمبر ۱۴
۱۸۔ حضرت حاجی محمد اسماعیل صاحب زید مجدہم	ملتان
۱۹۔ حضرت پروفیسر عبدالسلام صاحب زید مجدہم	گلگشت کالونی، ملتان
۲۰۔ حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب زید مجدہم	نائب مفتی جامعہ خیر المدارس اورنگ زیب روڈ، ملتان
۲۱۔ حضرت حاجی آفتاب احمد صاحب زید مجدہم	ص ب ۵۲۵۳۔ مدینہ منورہ۔ سعودی عرب
۲۲۔ حضرت مولانا شبیر احمد تونسوی صاحب زید مجدہم	مدرس دارالعلوم محمدیہ، اٹھارہ ہزاری، جھنگ
۲۳۔ حضرت مولانا قاری فریدالدین صاحب زید مجدہم	امام و خطیب جامع مسجد قدوسیہ ناظم آباد کراچی
۲۴۔ حضرت حافظ سید صلاح الدین شاہ صاحب زید مجدہم	ص ب ۷ ۲۲۹۳۔ جدہ سعودی عرب
۲۵۔ حضرت مولانا مسیح الرحمان صاحب زید مجدہم	بنگلہ دیش
۲۶۔ حضرت مولانا شیخ حسین قاطرجی صاحب زید مجدہم	بیروت۔ لبنان

۲۷۔ حضرت میجر احمد محمود صاحب زید مجدہم راولپنڈی

۲۸۔ حضرت حافظ محمد نواز صاحب زید مجدہم ص ب۔ حدہ سعودی عرب

۲۹۔ حضرت مولانا محمد عمیر صاحب زید مجدہم A-09 صائمہ ٹاور (ایس ٹی ۲/ ۲)15A/5 بفرزون کراچی

۳۰۔ حضرت مولانا محمد سہیل صاحب زید مجدہم R607 سیکٹر15A/2 بفرزون کراچی

۳۱۔ حضرت کرنل محمد آزاد منہاس صاحب زید مجدہم ۵۸۶۔ شادمان کالونی نمبرا لاہور

۳۲۔ حضرت مولانا قاری اہل اللہ صاحب زید مجدہم جامعہ فتح الرحیم، رفیق کالونی فیصل آباد

۳۳۔ حضرت خالد محمود صاحب زید مجدہم گلشن راوی، عقب پنجاب بینک

۳۴۔ حضرت اسرار الحق (عامر) شاہ صاحب زید مجدہم A-467 بلاک جے، نارتھ ناظم آباد کراچی

۳۵۔ حضرت میاں امیر احمد صاحب زید مجدہم مدرسہ وخانقاہ امداد العلوم رحمان پورہ لاہور

۳۶۔ حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب زید مجدہم خانقاہ جمیلہ، نزد تبلیغی مرکز، رائیونڈ

۳۷۔ حضرت محمود عبد الجلیل صاحب زید مجدہم ص ب مدینہ منورہ سعودی عرب

۳۸۔ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب زید مجدہم معہد الخلیل الاسلامی بہادر آباد کراچی

۳۹۔ حضرت ماسٹر محمد افضل صاحب زید مجدہم سائنس ٹیچر۔ گورنمنٹ ہائی اسکول رحمت آباد راولپنڈی

۴۰۔ حضرت مولانا سید بدر الدین شاہ صاحب زید مجدہم جامعہ خیر المدارس اورنگ زیب روڈ ملتان

۴۱۔ حضرت مولانا محمد اکرم صاحب زید مجدہم صدر مدرس جامعہ فتح الرحیم، رفیق کالونی فیصل آباد

۴۲۔ حضرت حافظ محمد احسن صاحب زید مجدہم خانقاہ اقبالیہ کوچہ سید احمد شہید کوہستان کالونی ٹیکسلا

۴۳۔ حضرت مولانا عبدالشکور صاحب زید مجدہم امام وخطیب جامع مسجد نور، خانیوال روڈ کبیر والا

۴۴۔ حضرت حاجی محمد یونس صاحب زید مجدہم جدہ سعودی عرب

۴۵۔ حضرت حافظ محمد یحیٰی مکی مہاجر مدنی صاحب زید مجدہم مدینہ منورہ سعودی عرب

۴۶۔ حضرت مولانا محمد بلال صاحب زید مجدہم مکان نمبر B-191 صدیق اکبر اسٹریٹ، گلگشت کالونی ملتان

۴۷۔ حضرت پروفیسر اشرف علی شاہ صاحب زید مجدہم 86/B شیخ کالونی جھنگ روڈ فیصل آباد

۴۸۔ حضرت مولانا پروفیسر علی اصغر شاہد صاحب زید مجدہم مکان نمبر 456 گلی نمبر ۴ شاداب کالونی فیصل آباد

۴۹۔ حضرت حاجی محمد طٰہٰ صاحب زید مجدہم ریاض سعودی عرب

۵۰۔ حضرت حافظ حبیب احمد شہیدؒ (مرحوم) خانقاہ امدادیہ چشتیہ دارالاحسان امیر معاویہ روڈ چوبرجی لاہور

۵۱۔ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب زید مجدہم معہد الخلیل الاسلامی بہادر آباد کراچی نمبر ۵

۵۲۔ حضرت مولانا محمد ہاشم صاحب زید مجدہم ترکی

۵۳۔ حضرت جنرل ظہیر الاسلام عباسی صاحب زید مجدہم راولپنڈی

۵۴۔ حضرت حاجی محمود الحسن صاحب زید مجدہم مکان نمبر ۴۶ گلی نمبر ۴ سی بلاک نزد کچہری بازار اوکاڑہ

۵۵۔ حضرت حاجی محمد لیاز زبیری صاحب زید مجدہم A242 بلاک جے، نارتھ ناظم آباد کراچی

۵۶۔ حضرت مولانا قاری محمد اقبال صاحب زید مجدہم تلہ گنگ ضلع چکوال

۵۷۔ حضرت ڈاکٹر محمد اسلم صاحب (برادر مکرم حضرت صوفی صاحب نور اللہ مرقدہ) ۱۰ شام نگر روڈ چوبرجی لاہور

۵۸۔ حضرت حاجی محمد اسلم صاحب زید مجدہم ملتان

۵۹۔ حضرت محمود شاہ صاحب زید مجدہم — خانقاہ اقبالیہ کوچہ سید احمد شہید کوہستان کالونی ٹیکسلا

۶۰۔ حضرت مولانا مفتی محمد عثمان صاحب زید مجدہم — مدرسہ خانقاہ امداد العلوم رحمان پورہ لاہور

۶۱۔ حضرت حاجی محمد نور باری صاحب زید مجدہم — مدینہ منورہ سعودی عرب

۶۲۔ حضرت ڈاکٹر جاوید صاحب زید مجدہم — اسلام آباد

قسم دوم: وہ حضرات جو حضرت والا سے بیعت نہیں دوسرے مشائخ سے بیعت ہوئے مگر حضرت والا کے مجاز ہوئے

۶۳۔ حضرت مولانا غلام علی توکلی صاحب زید مجدہم — راولپنڈی

۶۴۔ حضرت ڈاکٹر محبوب احمد صاحب مرحوم — رحمان پورہ لاہور

۶۵۔ حضرت مولانا قاری جمیل الحسن صاحب زید مجدہم — مدرس مدرسہ عثمانیہ، پرانا کاپنہ لاہور

۶۶۔ حضرت مولانا مفتی زہیر احمد صاحب زید مجدہم — راولپنڈی

۶۷۔ حضرت محمود قدوائی نقشبندی صاحب زید مجدہم — جدہ، سعودی عرب

۶۸۔ حضرت مولانا شاہ محمد صاحب زید مجدہم — مہتمم مدرسہ قاسمیہ، رحمان پورہ لاہور

۶۹۔ حضرت مولانا مختار احمد صاحب زید مجدہم — مدرسہ علوم النبویہ۔ پل دولے والا تحصیل وضلع قصور

۷۰۔ حضرت ماسٹر محمد اسرائیل صاحب زید مجدہم — بٹ گرام، ہزارہ

۷۱۔ حضرت مولانا فضل مولیٰ صاحب زید مجدہم — مہتمم مدرسہ دل بوڑی، بٹ گرام

۷۲۔ حضرت حافظ خلیل احمد صاحب زید مجدہم — مسجد احسان، چوبرجی لاہور

۷۳۔ حضرت حاجی احمد دین صاحب زید مجدہم — مسجد احسان، چوبرجی لاہور

۷۴۔ حضرت حافظ رفیق احمد صاحب زید مجدہم — مسجد احسان، چوبرجی لاہور

۷۵۔ حضرت مولانا مفتی انیس احمد صاحب زید مجدہم　مسجد احسان، چوبرجی لاہور

۷۶۔ حضرت حاجی غلام سبحانی صاحب زید مجدہم　مدینہ منورہ سعودی عرب

۷۷۔ حضرت حافظ محمد بلال صاحب زید مجدہم　میڈیکل اسٹور، جبوانہ، جھنگ

۷۸۔ حضرت ڈاکٹر وقار احمد صاحب زید مجدہم　اسلام آباد

۷۹۔ حضرت مولانا عبدالرشید صاحب زید مجدہم　مدنی جامع مسجد، ریس کورس روڈ، سکھر

۸۰۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم مدنی صاحب زید مجدہم　دارالعلوم المدنیہ ۱۸۲ سوبسکٹ اسٹریٹ بفلو، نیویارک ۱۵۰۶۔ ۱۴۲۱۲۔ یو ایس اے

۸۱۔ حضرت مولانا منصور احمد صاحب مدنی زید مجدہم　دارالعلوم المدینہ ۱۸۲ سوبسکٹ اسٹریٹ بفلو، نیویارک ۱۵۰۶۔ ۱۴۲۱۲۔ یو ایس اے

۸۲حضرت مولانا قاری محمدابراہیم صاحب نقشبندی زید مجدہم　فیصل آباد

۸۳۔ حضرت مولانا محمد جنید صاحب افریقی زید مجدہم　جنوبی افریقہ

۸۴۔ حضرت حافظ رشید احمد صاحب شہیدؒ　مسجد احسان، چوبرجی، لاہور

۸۵۔ حضرت حاجی محمد عرفان صاحب زید مجدہم　مکان نمبر ۳۸۹/۵ گلی نمبر ۹ آبادی نمبر ا ٹینچ بھاٹہ راولپنڈی

۸۶۔ حضرت حاجی محمد سعید صاحب زید مجدہم　ص ب۔ ۱۴۶۱۔ مدینہ منورہ سعودی عرب

قسم سوم: وہ حضرات جو پرانے مشائخ سے مجاز تھے لیکن حضرت سے بھی انہوں نے استفادہ کیا یا اجازت طلب کی انکو حضرت نے تبرکاً اجازت بیعت دی (اپنے مخصوص سلاسل میں)

۸۷۔ حضرت مولانا شمس الرحمان زید مجدہم　مسجد غفوریہ، سولجر بازار کراچی

۸۸۔ حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب مہاجر مدنی زید مجدہم — ص ب ۲۰۲۲۹ مدینہ منورہ سعودی عرب

۸۹۔ حضرت حاجی محمد اسماعیل غوری صاحب زید مجدہم — جمشید روڈ کراچی

۹۰۔ حضرت خواجہ محمد زرین صاحب رحمۃ اللہ علیہ — پائمال شریف، بٹ گرام

۹۱۔ حضرت مولانا پروفیسر احمد عبدالرحمٰن صدیقی زید مجدہم — مکتبہ حکمت اسلامیہ، نظارۃ المعارف، نوشہرہ صدر

۹۲۔ حضرت مولانا عبدالرشید نعمانی رحمۃ اللہ علیہ — کراچی

۹۳۔ حضرت پروفیسر سید مسرت شاہ صاحب زید مجدہم — پرنسپل اسلامیہ کالج، پشاور

۹۴۔ حضرت حاجی سلیمان منگولیہ — ری یونین، فرانس

۹۵۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ — کراچی (ان کے طلب اجازت کے بعد)

۹۶۔ حضرت مولانا ارشد الحسینی صاحب زید مجدہم — دارالارشاد، مدنی مسجد، اٹک

۹۷۔ حضرت مولانا نثار احمد حسینی صاحب زید مجدہم — حضرو، ضلع اٹک

۹۸۔ حضرت سیّد شبیر شاہ کاکاخیل صاحب زید مجدہم — نزد مسجد صدیق اکبر الہ آباد، راولپنڈی نمبر ۲۶

۹۹۔ حضرت مولانا محمد رمضان صاحب زید مجدہم — سرگودھا

قسم چہارم: وہ حضرات جن کو حضرت والا نے اجازت مقیدہ دی ہے۔

۱۰۰۔ حضرت مولانا مقصود احمد صاحب زید مجدہم — راولپنڈی

۱۰۱۔ حضرت مولانا زکریا صاحب ابن حضرت مولانا یحییٰ مدنی زید مجدہم — معہد الخلیل الاسلامی، بہادر آباد کراچی

۱۰۲۔ حضرت محمد ابو بکر ابن حضرت مولانا عزیز الرحمان صاحب زید مجدہم — مسجد صدیق اکبر، الہ آباد، راولپنڈی نمبر ۲۶

مجاز صحبت

۱۔ حضرت پروفیسر ظفر احمد فاروقی زید مجدہم رفاہ عام سوسائٹی کراچی

۲۔ حضرت حاجی جان محمد صاحب مرحوم حضرو، اٹک

۳۔ حضرت احمد علی صاحب نقشبندی مرحوم جدہ، سعودی عرب

نوٹ: بندہ اور حضرت مولانا عبد الغفار صاحب زید مجدہم کی معلومات کے مطابق یہ حضرات ہیں، باقی اور حضرات بھی ہو سکتے ہیں، جن کا ہم کو علم نہیں۔ البتہ حضرت والا کے فرمانے پر یہ فہرست حضرت کو دکھادی تھی۔ (۲) قسم اول میں ناموں کی ترتیب کی کوشش کی گئی ہے لیکن پھر بھی تقدم تاخر ہو سکتا ہے، جس کے لئے معذور خیال فرمائیں۔

عرض آخر

ناظرین سے درخواست ہے کہ حضرت والا کے لئے کثرت سے مالی جانی ایصال ثواب کا اہتمام فرمائیں اور برادران طریقت پر شفقت، ان کی خدمت اور حضرت کی جملہ ہدایات پر عمل کی سعی فرمائیں، حضرت والا کی تالیفات کی اشاعت کی کوشش اور حضرت کے رفع درجات کے لئے دعاؤں کی کثرت فرمائیں۔

(وفقّنا الله لما يحبّ ويرضٰى)

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين وصلى الله تعالىٰ علىٰ خير خلقه سيدنا ومولانا محمد وآله وصحبه اجمعين.

دعاؤں کا محتاج

محمد سہیل مدینہ منورہ

بروز دوشنبہ ۲۲ ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ

تالیفات

حضرت اقدس صوفی محمد اقبال صاحب مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ

چشتی، قادری، نقشبندی، سہروردی، شاذلی

۱۔ العطور المجموعہ

۲۔ تنویر الابصار

۳۔ مقبول وظیفہ

۴۔ مقبول وسیلہ ...... شفاء الاقسام

۵۔ ربیع القلوب

۶۔ تقدیم وترجمہ جلاء الافہام (باب رابع) عربی/اردو

۷۔ میان دو کریم مع

۸۔ آداب الحرمین

۹۔ حضرت شیخ کا اتباع سنت اور عشق رسول ﷺ

۱۰۔ چند عبرت آموز واقعات

۱۱۔ محبوب العارفین

۱۲۔ بہجۃ القلوب

۱۳۔ حقیقۃ العلم ترجمہ فضل علم السلف علی الخلف

۱۴۔ مختصر الحزب الاعظم

۱۵۔ مجالس ذکر

۱۶۔ محبت کا سودا

۱۷۔ صقالۃ القلوب

۱۸۔ اکابر کا تقویٰ

۱۹۔ اکابر کا احسان وسلوک

۲۰۔ اُمّ الامراض

۲۱۔ مقدمہ، ترتیب، ضمیمہ، بر انوار الصلوٰۃ

۲۲۔ آداب النبی ﷺ

۲۳۔ مجالس درود شریف

۲۴۔ حقوق خاتم النبیین ﷺ میں درود شریف کا مقام

۲۵۔ محبت ہی محبت

۲۶۔ محبت و محبوبیت

۲۷۔ وطنِ اصلی کی محبت

۲۸۔ تحفۂ عشاق

۲۹۔ ابتدائی اذکار واشغال

۳۰۔ شجرہ نقشبندیہ امدادیہ، خلیلیہ مع طریقہ ذکر

۳۱۔ فیض شیخ

۳۲۔ دنیا میں جنت

۳۳۔ دعوت و تبلیغ میں ذکر کی اہمیت

٣٤۔ ایک نصیحت آموز اور ترغیبی خط
٣٥۔ حضرت شیخؒ کا ایک اہم گرامی نامہ
(مذکورہ بالا تین رسائل "ذکر واعتکاف کی اہمیت" کے نام سے حضرت شیخؒ نے خود شائع کروائے تھے)۔
٣٦۔ فضائل نساء
٣٧۔ فضائل لباس
٣٨۔ وصال کے بعد
٣٩۔ ایک عظیم فتنہ
٤٠۔ محبت کے اشارے
٤١۔ سہاگ رات
٤٢۔ محبت
٤٣۔ بیعت کے بعد
٤٤۔ حیات شیخ الاسلامؒ کا ایک ورق
مقدمہ: بیعت کی شرعی حیثیت
٤٥۔ تحدیث بالنعمہ (رسالہ "حضرت شیخؒ کے معمولات رمضان" میں مضمون)
٤٦۔ چند حقائق اضافہ بر رسالہ تنقید وحق تنقید
٤٧۔ صاف صاف باتیں
٤٨۔ اخلاص عشق ومحبت اور کثرت ثواب والے اعمال
٤٩۔ مختصر سوانح حیات (حضرت شیخؒ اور ان کے خلفاء ج ٢ ص ٢٧٢)
٥٠۔ اَلطریق لمن فقد الرفیق
٥١۔ العمدہ شرح الزبدہ
٥٢۔ امام وقت حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کا طریقۂ سلوک۔ مطبوعہ ماہنامہ سلوک واحسان محرم وصفر ١٤٠٩ھ
٥٣۔ مقدمہ رسالہ "قلب"
٥٤۔ ابواب سعادت حصہ اول
٥٥۔ ابواب سعادت حصہ دوم
٥٦۔ ابواب سعادت حصہ سوم
٥٧۔ ایمان بالرسول ﷺ کے لوازمات
٥٨۔ انسانی مردے کھانیوالا گروہ
٥٩۔ مرقع اسلام
٦٠۔ ہمارے سلسلہ میں بیعت ہونیوالی خواتین کیلئے دستور العمل
٦١۔ آسیب وسحر اور دوسرے خطرات سے حفاظت کیلئے "منزل" (مع حواشی مفیدہ)
٦٢۔ فیض شیخ کا مانع
٦٣۔ یہ ملاحت کدھر سے آئی؟

مکتبہ حضرت شاہ زبیرؒ

خانقاہ شریف و جامع مسجد جلیلیہ

ایس-ٹی-۳،۵ سی سُرجانی ٹاؤن

کے-ڈی-اے اسکیم نمبر ۴۱ کراچی

فون: ۶۹۱۱۱۳۹